رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی

جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعہ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے شائع ہوتا ہے

بدر

ایڈیٹر و پبلشر و پرائیٹر میر قاسم علی رضؓ

جلد ۳ یوم پنجشنبہ ۲۸ر نومبر سنہ ۱۹۱۸ء نمبر ۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ۲۲ر نومبر یوم الجمعہ سے بگھی پر نہر تک سیر کے لئے جاتے ہیں۔ طبیعت میں آرام معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عاجلہ شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

۲۔ ۲۰ر و ۲۱ر کو صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ لاہور نے مع اپنے اسسٹنٹوں کے ہائی سکول کا معائنہ کیا۔

۳۔ ۲۷ر نومبر کو برٹش گورنمنٹ کی فتح کی خوشی میں تمام دن ہاکی کرکٹ فٹ بال گھوڑ دوڑ وغیرہ کھیلیں ہوتی رہیں بعد نماز مغرب روشنی کی گئی۔ غربا کو کھانا کھلایا گیا۔ طلباء میں شیرینی تقسیم ہوئی۔ انعامات دیئے گئے۔

از مائیش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابلہ پہ بلایا ہم نے

پہلے اخبار الفضل ۱۰ر ستمبر ۱۹۱۸ء میں اور پھر فاروق میں تمام علماء ہند کو عموماً اور علماء دیوبند کو خصوصاً چیلنج دیا گیا تھا کہ وہ اگر کچھ ہمت اور ایمانی جرأت رکھتے ہیں۔ تو آئندہ وہ ہمارے ساتھ مسیح موعودؑ کی صداقت پر مباہلہ کریں۔ اس اشتہار کو جماعت احمدیہ میرٹھ نے سہارنپور۔ دیوبند مظفر نگر۔ کاندھلہ وغیرہ میں جہاں مولوی اشرف علی صاحب اور دیوبندیوں کا زور ہے کثرت سے تقسیم کرایا۔ بلکہ رجسٹری کر کے علماء دیوبند کی خدمت میں روانہ کیا۔ مگر صدائے نہ برخاست چناں کہ گوئی مردہ اند۔ اسے کہتے ہیں حق کا رعب

صف دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم ہی سے دکھایا ہم نے

پورب۔ پچھم۔ اتر۔ دکن کے رہنے والے دیکھ لیں کہ ایک دفعہ پھر زمانہ فاروقی میں ان علماء پر حجت ملزمہ قائم ہوگئی۔ اور وقار صداقت پر نورانی حروف میں احمدیت کی فتح نمایاں ہوئی ؎

میر حامد شاہ صاحب کا عقیدہ

اخبار پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب عجیب دماغ کے انسان ہیں۔ میر صاحب کی زندگی میں تو کچھ بولے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا حوصلہ نہیں ہوا۔ اب ان حالات میں کہ وہ بزرگ اس جہان میں نہیں۔ اور (۳) افترا کی تردید بذات نہیں کر سکتا۔ یہ رٹ چھوڑ دے کہ میر عابد شاہ صاحب۔ ذریت مسیح موعودؑ کی محبت میں فادیانیوں کے ساتھ ہو گئے۔ ورنہ درحقیقت وہ ہمیں حق پر سمجھتے تھے۔ چہ خوش! دوست محمد صاحب خدا سے ڈرو۔ اپنے مرحوم بزرگ بھائی پر افترا نہ کرو۔ آخر خدا کے سامنے جانا ہے۔ وہاں مرزا یعقوب بیگ صاحب یا مولوی محمد علی صاحب آپ کو بچا نہیں سکیں گے اگر اس قول میں سچے ہو تو دلیل لاؤ۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین کیا ثابت کر سکتے ہو کہ میر صاحب نے بیعت خلافت کے بعد کبھی یہ ظاہر کیا ہو کہ وہ مسیح موعودؑ کو ایسا ہی نبی نہیں سمجھتے جیسا دیگر انبیاء کی نبوت کو یا مسئلہ کفر میں حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے خلاف ہوئے یا غیر احمدی کا جنازہ پڑھا یا احمدی کی پیشگوئی کے متعلق اپنا اختلاف ظاہر کیا کہ یہ مسیح موعودؑ کے بارے میں گو آخری بات ایسی نہیں۔ جس پر بالخصوص گفتگو ہو ؎

بدعاتِ محرم اور جنگ

تطویل لاطائل ہے یا ترنگ

بدعاتِ محرم اور جنگ کے عنوان سے رسالہ شمس العلوم بدایوں میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جسے پڑھ کر سخت افسوس و صدمہ ہوا کہ جن کے ایما پر شمس العلوم جاری کیا گیا تھا۔ آج ایسے مضامین سے ان کی روح کو تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ کیونکہ وہ ایسے طویل عریض مضمون کو جس کا مطلب دو لفظی ہے۔ سخت ناپسند کرتے تھے۔ ایسے مضامین صرف کوہ کندن و کاہ برآوردن ہے احباب بدایوں صرف اسی ایک فعل سے انکی روح کو تکلیف پہنچانے پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اعمال اخلاق و معاملات بلکہ ہر ادا میں عملاً ان سے مخالفت رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو ایک مخلصانہ زندگی خیال کئے بیٹھے ہیں جس پر بار بار مجھے یہ شعر یاد آتے ہیں۔

تعصی المطیع وانت تظھر حبہٗ
ھذا العمری فی المقال بدیع
لو کان حبک صادقا لاطعتہٗ
ان المحب لمن یحب مطیع

خیر یہ تو ایک گہری و افغانی بحث ہے لیکن افسوس مجھے یہ ہے کہ شمس العلوم سے میرا الگ ہونا تھا۔ کہ ایسے ردی اور غیر مفید مضامین چھپنے لگے۔ میں جب تک شمس العلوم کو اپنی نگرانی میں شائع کرتا رہا ایسے لا یعنی مضامین سے بچاتا رہا۔ کیونکہ جناب مولانا عبدالماجد صاحب شمس العلوم کے بھی ایسے مضامین مسترد کر دیتا تھا۔ افسوس ہے! میرے دارالامان آتے ہی شمس العلوم کی ہستی ایسے مہالک میں پڑ گئی مزید افسوس یہ کہ شمس العلوم دارالامان میں کہیں باقاعدہ تبادلہ میں ارسال کرنا نہایت ہی مشکل اور ایڈیٹر صاحب شمس العلوم کو ناگوار ہو حتی کہ وہ پرچہ جس میں میرے خلاف لکھا گیا ہے آج تک میرے پاس بھیج کر دیانت و شجاعت کا ثبوت نہیں دیا گیا۔ بلکہ اپنی کمزوری اور قابلِ شرم کام پر نظر کرتے ہوئے اس پرچہ کو عیب کی طرح مجھ سے چھپایا گیا ہے۔

انتہا یہ کہ مضمون بدعات محرم و جنگ گو مولوی ثناء اللہ جیسے شخص نے محض لفاظی بتاتے ہوئے ۲۲ نومبر کے اہلحدیث میں بدایوں احباب کو عار دلائی ہے میں کہتا ہوں ایڈیٹر اہلحدیث ان جذبات سے واقف نہیں جو ہمارے مکرم ایڈیٹر شمس العلوم کے پرجوش سینے میں کبھی کبھی موجزن ہو کر انہیں بے اختیار کر دیتے ہیں۔

لطف ایں ہمہ نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

ہمارا اظہار افسوس اعتراضی رنگ میں نہیں۔ ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ احباب بدایوں اور شمس العلوم کی خالص محبت کے تقاضے سے لکھا ہے لعلھم یتذکرون ایڈیٹر اہلحدیث کو لازم تھا کہ پہاڑ کھود کر چوہا نکالنے اور قدرت و بہت تحریر بلند پروازی اور ترنگ کی داد دیتا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

رعنائی خیال کو ٹھیرا دیا گناہ
زاہد بھی کس قدر ہے مذاق سخن سے دور

ہاں ہم شمس العلوم کو متوجہ کر کے نہایت احترام سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ اب بھی ہم سے قلمی معاونت طلب کریں تو ہم بے تکلف تیار ہیں۔ نیز وہ شمس العلوم کی تہذیب و ترتیب میں کامل توجہ سے کام لیں۔ کہ یہ بھی کسی کی خاص یادگار ہے۔

(ابو محمد محفوظ الحق علی سابق نائب مدرس شمس العلوم بدایوں۔ از دارالامان)

بقیہ صفحہ ۸

(۶۲) واقفیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ قرآن کے مخلوق کہنے میں ہم کو توقف ہے۔

(۶۳) مرجیہ۔ اس گروہ کا عام اعتقاد یہ ہے کہ محض نظام عالم کی معجزہ سے پیغمبر خوف و رجا کا اظہار کرتے ہیں ورنہ حق تعالیٰ بے نیاز ہے اس کو کسی بندہ پر عذاب کرنے کی حاجت نہیں۔

(۶۴) تارکیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ ایمان کے بعد کوئی چیز فرض نہیں ہے۔

(۶۵) شائبیہ۔ اس فرقہ کا اعتقاد ہے کہ جو لا الہ الا اللہ کہہ لیوے وہ چاہے سو کرے اس پر کوئی عذاب نہیں ہے۔

(۶۶) راجیہ۔ اس فرقہ کا مقولہ ہے کہ بندہ طاعت کی وجہ سے مقبول اور معصیت کی وجہ گنہگار نہیں ہوتا۔

(۶۷) شاکیہ۔ اس فرقہ کو اپنے ایمان میں شک ہے کہتا ہے کہ روح ایمان ہے

(۶۸) نفیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ ایمان علم ہے بس جو تمام امر و نواہی کو نہ جانے وہ کافر ہے۔

(۶۹) عملیہ۔ اس فرقہ کا مقولہ ہے کہ ایمان عمل ہے۔

(۷۰) منقوصیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ ایمان کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان - ۲۸ نومبر ۱۹۱۸ء

احمدیہ ڈائرکٹری

مینے کسی گذشتہ پرچہ فاروقی میں ایک احمدیہ ڈائرکٹری کے واسطے تحریک کی تھی - اور میرا خیال تھا کہ احمدی احباب اس تحریک پر زور سے لبیک کہینگے - مگر تجربہ نے اس خیال کو غلط ثابت کرکے یہ بتا دیا کہ ہمارے دوستوں کو اسقدر سیری ہو گئی ہے - کہ وہ کسی ضروری سے ضروری علمی کتاب کے واسطے بھی تیار نہیں ہیں - تبلیغ رسالت یعنے مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے مفید اور نایاب ذخیرہ جواہرات کو کتابی صورت میں جمع کرنے کا مینے مصمم ارادہ کیا - جو خدا کے فضل سے پورا ہو رہا ہے - اور اس کے دو حصے اول و دوئم شائع ہو گئے ہیں - جنمیں مارچ ۱۸۶۸ء سے لیکر دسمبر ۱۸۹۸ء تک کے ایسے ایسے نایاب اشتہارات جمع کر دیئے - جو آج تمام دنیا کی نظر سے پوشیدہ ہو چکے تھے - اور چودہ سال کی لگاتار کوشش سے مینے ان اشتہارات کو فراہم کیا - یہ ایک ایسا علمی خزانہ اور حضرت مسیح موعود کی مکمل زندگی کا عظیم الشان کارنامہ اور حضور علیہ السلام کی زبردست آخری یادگار جواب تک بالکل غیر محفوظ تھی ہے - مجھے کامل امید تھی کہ اس گنجینہ معرفت و حقیقت کو عاشقان مرسل ربانی حضرت مسیح قادیانی جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھکر اس دُر بے بہا کو حرز جان بنائینگے - مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے - کہ کئی لاکھ کی جماعت میں اسوقت تک پانچ سو ایسے فدائی جو تحریرات حضرت رسالت پناہی سے آگاہی چاہنے والے ہوں - نہ پیدا ہوئے - مینے اپنے سابقہ تجربہ کی بنا پر صرف پانچ سو نسخے اس مجموعہ کے طبع کئے تھے - جنمیں سے ۲۴۰ باقی ہیں - صرف ۲۴۰ احباب نے اس کی ضرورت سمجھی - اور دوسروں کو احساس تک نہ ہوا - ایک زندہ قوم جو دنیا میں اشاعت اسلام اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے پھیلانے کی مدعی ہے - وہ اسکے زندہ نشانوں اور اسلام کے زبردست بیانوں سے اسقدر لاپرواہ ہو - تو کس قدر حسرت کا مقام ہے - خدا تعالیٰ ہمارے حال پر رحم کرے آمین - یہ مجموعہ اشتہارات کوئی معمولی چیز نہیں اسمیں تمام ادیان باطلہ اور غیر مذاہب پر صداقت اسلام ثابت کرکے غلبہ دین متین ظاہر کیا گیا ہے - اور ہر ایک مذہب غیر اسلام وغیرہ پر اتمام حجت ایسے طرز سے کی گئی ہے - جسکی نظیر تیرہ سو برس میں بجز زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی زمانہ میں پائی نہیں جاتی - آہ! افسوس کہ ہم نے اس کی قدر نہ کی - اور اس کو ایک نہایت معمولی اور غیر ضروری کتاب سمجھا - میرے غافل اور بے پروا دوستو! ممکن ہے کہ کوئی کوتاہ اندیش کہنے لگے - کہ اپنے فائدہ کے لئے یہ واویلا ہے کہ لوگ کسی طرح کتاب کو خرید لیں - مگر ایسے ناعاقبت اندیش اور چھوٹے خیال والے کو سوچنا چاہیئے - کہ آیا یہ محض کتاب کی ہی عدم فروختگی کی وجہ سے آہ و زاری ہے یا اسوجہ سے کہ قوم میں یہ بیداری نہیں رہی - کہ اپنے آقا و ہادی و مرشد کے کارناموں کی قدر کرے اور جس شخص کے ذریعہ اس کو ایسی نعمت بے بہا حاصل ہو - اسکی شکر گذار ہو کر اس کی حوصلہ افزائی کرے نہ کہ بدظنی کرکے الٹا یہ کہنے لگے کہ روپیہ کمانے کا ڈھنگ ہے - ایسے تنگ خیال کو شرم کرنی چاہیئے - دیکھو اگر تم کسی دینی خدمت کرنیوالے کے کام کی قدر کرکے بدظنیاں کرنے لگو - تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم بہت سی نعمتوں سے محروم ہو جاؤ - جو اس صورت میں تم کو حاصل ہوتیں - جبکہ تم اس دینی خادم کی حوصلہ افزائی اور شکر گذاری کرتے - تاکہ وہ دل برداشتہ نہ ہو کر پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کا حوصلہ پاتا اور تم کو فائدہ پہنچاتا - اور یہ کوئی گناہ بھی نہیں کہ کسی خدمت کے صلہ میں خدا اس کو رزق کریم بھی عطا فرماوے - اسپر کیا اعتراض اور کیوں بدظنی کی جائے - بہرحال یہ ذکر مینے اس مضمون میں اسلئے کیا ہے کہ دل تو بہت چاہتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کی بہت سی خدمت کی جائے - اور احمدیہ لٹریچر جو ضروری اور نہایت ضروری ہے - وہ وقتاً فوقتاً شائع کرکے قوم میں پہنچایا جائے - مگر قوم کی سرد مہری اور عدم توجہی مانع ہو جاتی ہے - اسی خیال اشاعت پر مینے یہ تحریک کی تھی کہ ایک احمدیہ ڈائرکٹری تیار کروں - جس کی مدت سے ضرورت محسوس ہو رہی ہے اس کی تحریک کی - خدا جانے اس تحریک کو کسی نے پڑھا بھی ہو یا نہ پڑھا ہو - کیونکہ اس کے متعلق بجز دو خطوں کے ایک شخص کی بھی آواز نہ آئی ان دو خطوں میں سے ایک خط نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس تحریک کو اپنی پوری کوشش اور طاقت سے قوم میں پہنچاؤں - اور اس کام کو ضرور انجام دوں - یہ خط میرے محترم مکرم دوست حافظ عبدالعزیز صاحب نے سیالکوٹ سے بھیجا ہے - جس سے مجھے دوبارہ اس تحریک کے پیش کرنے کی تحریک ہوئی - حافظ صاحب ڈویژن مینجر سنگر مشین کمپنی سیالکوٹ کے ہیں - آپ نے جس محبت اور فکر و سوچ سے مجھے اسکے متعلق مشورہ دیا ہے وہ ایسا ہے - کہ میں اس خیال کو دماغ سے نہ نکالوں - جب تک کہ خدا اس کو انجام تک نہ پہونچائے - حافظ صاحب ممدوح فرماتے ہیں کہ :-

"آپ کی اس تحریک کی کہ احمدیہ ڈائرکٹری چھپوائی جائے - میں نہایت پُر زور الفاظ میں تائید کرتا ہوں - مگر ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ اس طریق پر جو آپ نے اختیار کیا ہے کامیابی ہونی کسی قدر مشکل ہے - کیونکہ فرداً فرداً ہر ایک کو اس کی ضرورت کا چنداں احساس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔ اگر آپ امر ہر ایک انجمن کے سکرٹری صاحب کو پیش کر کے ان سے امداد طلب کریں۔ تو انشاء اللہ یقیناً کامیابی ہوگی۔ اس کتاب کا تیار ہونا نہایت ضروریات سے ہے۔ مگر اس میں جو صرف خواندہ احباب کے نام درج کرنے کی جو قید لگائی ہے یہ ایک نقص ہے۔ کیونکہ بعض دوست اگرچہ وہ ناخواندہ ہیں۔ مگر اپنی ذاتی وجاہت میں کئی خواندہ دوستوں پر سبقت رکھتے ہیں۔ سو ڈائرکٹری میں نام درج کرنے کی صرف دو شرطیں ہونی چاہئیں۔ اوّل یہ کہ وہ احمدی ہو۔ دوم یہ کہ وہ ۸ر فیس اندراج نام ادا کرے۔ اِس کتاب کے طیار ہو جانے سے جو باہمی تعارف ہو جائیگا وہ ایک بڑی بھاری نعمت ہے۔ جس سے بیشمار دینی اور دنیوی اغراض ایک دوسرے کے ایک دوسرے سے پورے ہو سکتے ہیں اور بہت سے تجارتی فوائد ایک بھائی دوسرے بھائی سے حاصل کر سکتا ہے۔ غرضیکہ اس کتاب کے فوائد اسقدر ہیں۔ کہ بلا مبالغہ اگر لکھے جاویں تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ سو میری آرزو ہے کہ آپنے جب یہ تحریک کی ہے تو اسے پوری کر کے چھوڑیں (وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ایڈیٹر) اور ذرا سی توجہ سے یہ پوری ہو سکتی ہے بشرطیکہ آپ تحریک کرتے کرتے تھک جائیں میں خود انشاء اللہ حتی المقدور اس تحریک میں خوب کوشش کروں گا۔ اگر میری رائے سے آپ کو بھی اتفاق ہو۔ اور آپنے اس کے کرنے کا عزم بالجزم کر لیا ہو تو بواپسی جواب سے مشکور فرمائیں۔ تاکہ میں اپنے فرائض کو ادا کرنے میں ابھی سے مشغول ہو جاؤں۔ اور اس کام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کروں۔" (عبدالعزیز)

مکرمی حافظ صاحب! مجھے آپکی اس تحریر سے ڈھارس بندھائی ہے۔ اور انشاء اللہ اپنی کوشش سے اسکو انجام دینے میں دریغ نہ کروں گا۔ آپ اپنا کام اسکے شامل شروع کر کے مجھے جلد مطلع فرماویں ۔

دیگر احباب

خدا کے واسطے اس تحریک میں کوشش کریں۔ اور صرف ۸ر کے پیسے خرچ کرنے سے دریغ نہ فرماویں۔ یہ مفید کتاب آپکی ہمت سے شائع ہو سکتی ہے۔ اسکے لئے بالحاظ ہر ایک احمدی کا نام حسب ذیل نمونہ کے مطابق رکھ کر معہ ۸ر فیس اندراج نام میرے پاس بھیجدیں تاکہ یہ کام جلد جلسہ سالانہ تک جو مارچ میں ہوگا۔ مکمل ہو جائے جو احمدی اپنا نام اس میں درج کرانا چاہیں۔ خواندہ وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ۔ ان کا نام ذیل کے نقشہ کے مطابق لکھکر ۸ر فیس وصول کر کے جب آپ کے پانچ دس نام ہو جاویں۔ تو میرے نام فہرست اسمار معہ زر فیس ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔

پورا نام۔ مفصل پتہ معہ ڈاک خانہ وضلع۔

اس وقت کیا کام کرتے ہیں۔ کس ماہ یا سن میں بیعت کی

بیعت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا یا نہیں

خواندہ یا ناخواندہ۔ اگر خواندہ ہیں تو دینی یا دنیوی تعلیم کیا ہے؟

احمدیہ سکولوں کے طلباء سے خاص رعایت کے طور پر ۴ر فیس لی جاویگی۔ والسلام۔

پیغام والوں کی جماعت احمدیہ سے علیحدگی

اور

اُسکے اصلی اسباب

(نمبر ۲)

۸۔ اگست کے فاروق میں ایک مضمون مولانا سرور شاہ صاحب کا چھپا تھا۔ جسمیں انہوں نے پیغام والوں کی علیحدگی کے اسباب پر ایک عمیق نظر ڈالی تھی۔ اور اپنے ذاتی اور مخصوص معلومات سے اسپر روشنی ڈالی تھی مندرجہ ذیل مضمون اسی کا بقیہ ہے۔ پہلا مضمون اسپر ختم ہوا تھا کہ خواجہ صاحب نے بعض حالات کے ماتحت ایک سکیم تیار کی۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ نام تو احمدی رہے۔ اور غیروں سے مل جل جائیں۔ اس سکیم کے ساتھ بڑی دقت سے مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے اتفاق ظاہر کیا۔ (ایڈیٹر)

خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا کہ احمدی خلیفہ کے عادی ہو گئے ہیں۔ خلیفہ کے سوا تو یہ رہینگے نہیں۔ ہاں جب ایک خلیفہ ہمارا ہم خیال ہو گا۔ تو وہ خود انجمن کی شان کو قائم کر دے گا۔ اور خلیفہ محض پریذیڈنٹ کی حیثیت میں رہ جائیگا۔ اور پھر اس کا وجود ہماری سکیم کے اجرا میں روک نہیں ہو گا۔ چنانچہ اسکے مطابق کام شروع ہوا۔ قریباً سارے پنجاب اور ہندوستان کا دورہ ہوا۔ اور خوب اطمینان کے ساتھ کام ہوتا رہا۔ اس اطمینان کے بعد خواجہ صاحب اٹارنی والی تجویز کے مطابق لندن میں ریویو جاری کرنے کے لئے ولایت چلے گئے۔ اور ان کی واپسی میں دیر ہوئی۔ اور خلیفہ کی عمر نے مرحوم انداز سے طول پکڑا۔ تو خواجہ صاحب کے نائبین میں طاقت برداشت نہ رہی۔ تو انہوں نے اظہار حق دیر ایک ٹریکٹ کا نام ہے۔ جو گمنام شائع کیا گیا۔ اور جسمیں تقریباً تمام انہی عقیدوں اور باتوں پر زور ہے۔ جو اب پیغامی اختیار کئے جا چکے ہیں اگی صورت میں پھر خلیفہ کے اکھاڑے میں زور آزمائی کی۔ مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ بلکہ بہت سا نقصان پہنچا کہ بہت سے لوگ ان سے علیحدہ ہو گئے۔ اور دوسری جماعت سے جا ملے اور وہ نائبین یہ نظارہ دیکھ ہی رہے تھے۔ کہ خلیفہ کے اُٹھنے کا وقت نزدیک آگیا۔ تو نواب نے دیکھا کہ جس بات کے لئے ہم نے لوگوں کو تیار کیا تھا۔ وہ اب تو ہونی مشکل نظر آتی ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ دوسری طرف ہو گئے ہیں ۔

تو سوائے اسکے کہ باہر کے ہم خیالوں سے مشورہ کریں فقط مولوی غلام حسن صاحب اور ایک دو اور سے مشورہ کر کے یہی سمجھا کہ ایک خلیفہ ہونا ہی نہ چاہیئے۔ اور عام لوگوں کو اس کی کوئی بھی خبر نہ تھی۔ تو وہ اس کے منسخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے حیران ہو گئے۔ اور بہت سے دوسری طرف جا ملے۔ مگر بہت سے ایسے لوگ جنکے دلوں میں حضرت صاحب کی وفات کے وقت سے شکوک پیدا ہو گئے تھے۔ مگر کھلے طور پر احمدیت سے واپس ہونا بھی دشوار سمجھتے تھے۔ اور نیز وہ لوگ جنہیں عملی کمزوری تھی۔ مثلاً غیر احمدیوں کو اپنی لڑکیاں دینا چاہتے تھے۔ یا ان کے جنازوں میں یا نمازوں میں شریک ہونا چاہتے تھے۔ انہوں نے اس گروہ کو اپنی آڑ اور پناہ سمجھ کر زبان سے ان کا ساتھ دیا۔ لیکن حقیقت میں انکو ان سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ دوسرے گروہ سے علیحدہ ضرور ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب ان سے دریافت کرو تو صاف کہدیتے ہیں کہ ہم کوئی ان کے پیرو ہیں؟ یا وہ کوئی ہمارے امیر ہیں؟ ہاں کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ اور وہ بہت قلیل ہیں کہ وہ قادیان میں کم اور سلسلہ سے ناواقف ہونے کے باعث اور ان لوگوں پر زیادہ حسن ظن رکھنے کے باعث صدق دل سے ان کو حق پر یقین کرتے ہیں۔ اور وہ ان کے ساتھ بھی ہیں۔ باقی شیخ تیمور[1] اور جناب ..... خان صاحب جیسے لوگ محض برائے نام ان کے ساتھ ہیں۔ اور بس۔

اب میں اسکے بعد نہایت محبت سے ایک بات کہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میں نے سالہا سال حضرت میرزا صاحب کے پاس رہ کر دیکھا ہے۔ کہ وہ یقیناً وہی مسیح موعود اور وہی مہدی تھے۔ جنکی آنحضرتؐ نے خبر دی ہوئی تھی اور حضرت میرزا صاحب کا یقیناً نبی اور رسول ہونے کا دعوے تھا۔ اور خدا نے بھی ان کو نبی اور رسول کہکر پکارا۔ اور آنحضرتؐ نے بھی ان کو نبی اللہ فرمایا۔ اور قرآن مجید اور احادیث نے جسقدر انبیاء کے خواص اور لوازم بتائے ہیں وہ سب آپ میں ہم نے مشاہدہ کئے ہیں۔ ہاں حضرت میرزا صاحب نے جب دیکھا کہ لوگ میرے نبی اور رسول کہلانے سے محض اسوجہ سے چڑتے ہیں کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ گویا یہ شخص ہم کو امت محمدیہ سے نکالکر ایک نئے دین اور نئی شریعت پر چلانا چاہتا ہے۔ اور ان کا یہ خیال ان کے اس غلط عرف پر مبنی ہے کہ نبی اور رسول وہی ہوتا ہے۔ جو کہ نئی کتاب اور نئی شریعت لائے اور براہ راست نبوت و رسالت پائے۔ تو حضرت میرزا صاحب نے تصریح سے کہدیا کہ تمہارا یہ عرف غلط ہے اور نبی کے لئے نہ تو نئی کتاب اور نئی شریعت لانا ضروری ہے۔ اور نہ براہ راست نبوت و رسالت کا پانا ضروری ہے۔ پس کبھی تو یوں اصلیت ظاہر کی۔ اور کبھی ان کی غلطی کو نہ کھولا۔ اور ان کے غلط عرف کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی نبوت کو اور نئے اصطلاحی ناموں کے ساتھ موسوم کرکے ان کے اس خیال کو رد فرمایا۔ جسکی وجہ سے وہ آپ کی نبوت پر چڑتے تھے۔ پھر آپنے لوازم نبوت میں اپنے آپ کو دوسرے انبیاء کے ساتھ ساتھ رکھا ہے۔ مجھے ہمیشہ خیال آیا کرتا ہے کہ اگر اور باتوں کو چھوڑ کر خالص الوصیت ہی کو انسان انصاف سے دیکھے۔ تو سب اختلافوں کا اسی سے فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے کیونکہ وہ ایک امام کی وصیت ہے۔ پس اس میں پیچ یہ کہنا کہ خداوند تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ انبیاء کے وقت قدرتیں دکھاتا ہے الخ اور پھر یہ کہنا کہ سو اب اے عزیزو یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا اپنی اس قدیم سنت کو ترک کردے۔ بلکہ ضرور ہے کہ تم بھی اس دوسری قدرت کو دیکھو۔

پس آپنے اس آخری لازم اور علامت میں بھی اپنے آپ کو انبیاء کے ساتھ ساتھ رکھا۔ اور یہاں پر ہی خلافت کا تصفیہ کردیا۔ کیونکہ ایسی چیز جو کہ آپکی وفات کے بعد آپکے سب مقاصد کی تکمیل کرے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر اور یوشع بن نون اور پطرس نے کیا۔ اور وہ نہ آسکے۔ جب تک کہ آپ نہ جائیں۔ اور جب آپ جائیں۔ تو پھر وہ ضرور آجائے۔ اور جسکے مرنے کے آپکے بعد اور وجود ہوں۔ وہ چیز بجز خلافت اور خلیفہ کے اور کوئی چیز ہرگز ہرگز ہو ہی نہیں سکتی

پھر ہم نے دیکھا کہ حضرت صاحب کا اور آپکے مخلصین کا جو برتاؤ غیر احمدیوں کے ساتھ تھا۔ وہ وہی ہے جو قادیان والوں کا ہے نہ وہ جو لاہور والوں کا ہے پس آپ خوف خدا کو دل میں جگہ دیکر کچھ عرصہ ضرور قادیان میں رہ کر حق کی تلاش کریں ٭

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان

دُخانٌ مُّبین۔

سورہ دخان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ یعنے اس دن کا انتظار کر۔ جب آسمان ایک کھلا دھواں لائے۔ بعض صحابہ کا قول ہے کہ مراد اس دخان سے وہ قحط ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑا جیسا کہ بخاری میں ہے۔ عن عبد اللہ قال مضی خمس الدخان والروم الخ اور بعض صحابہ جیسے ابن عباس ابن عمر۔ حسن وغیرہم یہ کہتے ہیں کہ مراد اس دخان سے وہ دھواں ہے۔ جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا۔ ابوداؤد باب امارات الساعۃ میں حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم آپس میں قیامت کے متعلق ذکر کر رہے تھے۔ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے ہماری بحث تکرار کو سنکر فرمایا۔ لن تقوم حتی تکون قبلہا عشر ایات طلوع الشمس من مغربہا وخروج الدابۃ و خروج یاجوج وماجوج والدجال وعیسیٰ بن مریم والدخان وثلثۃ خسوف ..... واخر ذلک نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دخان کو مسیح موعود وغیرہ نشانات کے ساتھ بیان فرمایا ہے چونکہ پیشگوئیوں کے کئی رنگ ہوتے ہیں اس لئے الدخان آپ کی بعثت اولیٰ میں تو قحط کے رنگ میں نمودار ہوا۔ اور بعثت ثانی میں آج کل جنگی بخار

---

[1] چنانچہ شیخ تیمور کے موجودہ عقائد اسپر گواہ ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی شکل میں ہو کر لوگوں کو اپنا شکار کر رہا ہے۔ کیونکہ جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اس دخان کی تشریح فرمائی۔ اگر اس کو پڑھ کر جنگی بخار کی طرف دیکھیں۔ تو اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔ میں ناظرین کو اس حدیث کا کچھ حصہ بقدر ضرورت سناتا ہوں۔

فقال حذیفۃ یارسول اللہ وما الدخان

فتلا ھذہ الایۃ یوم تاتی السماء بدخان مبین یملأ ما بین المشرق والمغرب یمکث اربعین یوما ولیلۃ فاما المومن فیصیبہ منہ کھیئۃ الزکام واما الکافر فھو کالسکران یخرج من منخریہ و اذنیہ ودبرہ (کمالین حاشیہ جلالین)

حذیفہ نے جب دخان کی نسبت آپ سے دریافت کیا۔ تو آپ نے یہ آیت پڑھ کر یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ فرمایا کہ وہ دھواں تمام زمین پر پھیل جائیگا اور چالیس دن ٹھہرے گا۔ ایمان والے اس سے زکام میں مبتلا ہو جائینگے۔ اور کفر کرنے والوں کے ہوش اُڑ جائینگے۔ اور ناک۔ کان۔ دبر سے دھواں نکلے گا۔ اب اس حدیث کے بعد جنگی بخار کے متعلق ڈاکٹروں کی رائے سنئے۔ اخبار مدینہ ۵ نومبر ۱۹۱۸ء :-

"انفلوئنزا اس وقت تک کی تحقیقات و تجربہ سے تین قسم کا پایا جاتا ہے۔ اول قسم میں زکام سخت ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ آنکھوں سے پانی جاری ہو جاتا ہے۔ اور بخار ہر وقت قائم رہتا ہے۔ دوسری قسم میں زکام اور بخار کے علاوہ دماغی اور اعصابی کیفیت غالب ہوتی ہے یعنی غفلت۔ غنودگی۔ ہذیان اور سرسام ہوتا ہے۔ تیسری قسم میں بخار و زکام کے علاوہ شکم اور آنتوں میں درد متلی ہوتی اور قے دست آتے ہیں۔"

غور کرو کس زمانہ میں ہمارے آقا اور رہنما جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی کہ آخری زمانہ میں ایک بخار ظاہر ہو گا۔ جو زکام۔ سرسام اور استہال کے سبب سے ایک مہینہ میں بکھو کھا انسانوں کو خاک میں ملا دے گا۔ جس کا نظارہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس زمانہ میں بھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بروزی طور پر جب مسیح موعود میں ظاہر ہوئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے پانچ چھ دن میں تین دفعہ اس دخان کی وحی نازل فرمائی۔ (دیکھو البشریٰ صفحہ ۱۰۶)۔

۲۰ جنوری ۱۹۰۶ء۔ یوم تاتی السماء بدخان مبین وتری الارض یومئذ خامدۃ مصفرۃ

(ترجمہ) اس دن ایک کھلا کھلا دھواں لائیگا۔ یعنے آسمان ایک دخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کریگا۔ اور تو زمین کو دیکھیگا کہ وہ مُردہ سی ہو گئی ہے۔ اور راکھ کی طرح بنگئی ہے۔ اور اسپر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی (یہاں مصفرہ کا لفظ بتا رہا ہے۔ کہ یہ عذاب کسی بیماری کے رنگ میں ظاہر ہو گا۔ کیونکہ زردی سے مراد بیماری ہوا کرتی ہے)

۲۵ جنوری ۱۹۰۶ء۔ تاتی السماء بدخان مبین "اُس دن آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائے گا"۔ یہ تین دفعہ کی تاکید انفلوئنزا کی تین اقسام کی طرف ارشارہ تھا۔ لیکن جب تک پیشگوئی پوری نہ ہو سکی اصل حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی۔ جنگی بخار کو بھیجکر اللہ تعالےٰ نے اس راز کو کھولدیا۔ افسوس باوجود دیکھنے ایسے عذابوں کے لوگوں کو پرواہ تک نہیں منیر نے خوب کہا۔

ڈنڈے کھا کر بھی نہیں عبرت تجھے
کیا تو وہ ہے جو یہ کہتا تھا چمار
اب کے گر مارے تو جانوں اے میاں
پھر پڑا اک اور اسپر زوردار
یہ بلائے آسمانی ہے منیر
آپ سمجھے انفلوئنزا انجار ۃ

مولوی محمد لکھوکے والے نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں جسکو ہمارے پنجابی بھائی بہت پڑھتے ہیں۔ نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اس دھوئیں کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

فر دھواں ہوسی آسمانوں ظاہر ت زمین پر آوے
خلقت تنگ ہوسی اس دھوں تھیں خوف دلانوں وے ہاد
مومن بند دماغ آوازہ حالت جیویں زکامی
سخت بے ہوش منافق سارے ہور کفار تمامی

اب ہمارے بھائی بتائیں کہ آواز بند کرنیوالے زکام کو تم نے دیکھا ہے یا نہیں۔ پھر وہ مسیح کہاں ہے۔ ؎

نشان کو دیکھ کر انکار تک پہنچ جائیگا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے
یوم یبطش البطشۃ الکبریٰ۔

کرم داد از دولمیال

مرحوم مسیحی کی ذلت کپورتھلہ میں

ہمارے حریف حکیم محمد حسین تاجر مرہم عیسیٰ کی شامت جو آئی کپورتھلہ جا نکلا۔ اور مقدسوں کو گمراہ کرنا چاہا۔ لیکن منہ کی کھائی۔ برادر فیاض علی صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ پیش ہونے پر کہا کہ یہ اردو ہے۔ اور ہم اہل زبان اردو خوب سمجھتے ہیں کسی اور کو دکھلائیے۔ اوپر سے منشی فخر الدین صاحب ملتانی (جو مرہم عیسیٰ کی بدقسمتی سے وہاں اتفاقاً پہنچ گئے تھے) خوب لتاڑا اور جھاڑا۔ حتیٰ کہ یہ الفاظ لکھنے پر مجبور ہوا۔

"حضرت اقدس مسیح موعود کی کسی تصنیف میں یہ لکھا ہوا دکھاویں کہ کوئی نبی بغیر کتاب کے بھی نبی ہوا ہے یا یہ کہ کسی نبی آئے۔ جو کوئی کتاب اپنے ساتھ ایسی بھی رکھتے تھے۔ جو ان پر اُتری ہو تو میں مان لوں گا کہ حضرت اقدس مسیح موعود ان نبیوں میں سے ہیں اور بغیر کتاب کے بھی نبی ہو سکتے ہیں۔" حکیم محمد حسین مرہم عیسیٰ بقلم خود

اسپر شہادت قرآن کی اس عبارت نے جھوٹے کا منہ کالا کر دیا۔ اور وہ شرمسار ہوا۔

"صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں ملتی۔" (شہادت القرآن صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورونانک صاحب کی تصویر اور سلسلہ احمدیہ کی عظیم الشان فتح

تاریخ ان اصحاب سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ گورونانک صاحب کے زمانہ کو چار صدیاں گزر رہی ہیں اس طویل عرصہ میں ان کے معتقدوں میں جس تصویر کی اشاعت ہوتی رہی ہے وہ ایک سچے مسلمان کی تصویر ہے تمام گردواروں اور مقدس مقامات اور پرانی مذہبی کتابوں پر بلکہ ہندوؤں کے پرانے مکانات پر غرض جہاں کہیں گورونانک صاحب کی تصویر خود ان کے سکھوں کی طرف سے تیار کی گئی۔ وہ ایک متشرع مسلمان کی تصویر تھی لیکن آج چار سو سال بعد جب کہ نبی آخر زماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گرونانک کا مسلمان ہونا دلائل قاطعہ سے ثابت کر دیا اور حضور علیہ السلام کے غلاموں نے ہندو صاحبان کو ان دلائل سے لاجواب کیا تو ہمارے سامنے گورو صاحب کی دوسری تصویر پیش کر دی گئی۔ دونوں تصویریں شائع کی جاتی ہیں اصلی اور پرانی تصویر جو چار صدیوں سے سکھوں میں رائج رہی ہے اور آجتک سرکاری سکولوں کی تعلیمی کتابوں میں موجود ہے۔ (دیکھو تاریخ احمدی رسالہ صاحب) اس کو دیکھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بابا نانک صاحب سچے مسلمان ہیں۔ ڈاڑھی مونچھیں تراشی ہوئی ہیں سر پر ٹوپی صوفیانہ اور یہ اس اسلامی

ہے ہاتھ میں تسبیح ہے۔ پیشانی پر سجدہ کا نشان ہے۔ دوسری تصویر جو پانچ چھ سال سے رائج ہو رہی ہے۔ ایک سکھ کی تصویر ہے۔ چار سو سال کی مروجہ تصویر کو ترک کر کے ایک نئی تصویر جو پہلی تصویر سے بالکل مختلف ہے پیش کرنا کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔

بہر حال احمدی جماعت کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اظہار علی الادیان کا جو پاک وعدہ فرمایا تھا۔ اس کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ آخر دانا لوگ ان باتوں پر غور کریں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے صادق نبی کی شناخت کی توفیق انہیں دیگا۔ اس مضمون کے ساتھ دونوں تصویریں بھی شائع کی جاتی ہیں۔ کیونکہ بغیر تصویروں کے اس مضمون کی سمجھ نہیں آسکتی۔ اللہ تعالیٰ دین کی شان و شوکت کا دلربا نظارہ جلد دکھائے۔ آمین ٭

خاکسار اللہ دتا احمدی سیکنڈ ماسٹر قلعہ دیدار سنگھ۔
ضلع گجرانوالہ

ہفتاد و دو فرقے مسلمانوں کے

(۱) علویہ۔ اس فرقہ والے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نبی کہتے ہیں۔
(۲) ابدیہ۔ یہ فرقہ حضرت علیؓ کو شریک شمار کرتا ہے۔
(۳) شیعہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے۔ کہ جو شخص تمام صحابہؓ سے حضرت علیؓ کو زیادہ عزیز نہ سمجھیگا وہ کافر ہے۔
(۴) اسحاقیہ۔ اس فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبوت ہنوز ختم نہیں ہوئی۔
(۵) لیدیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے۔ کہ نماز کی امامت بجز اولاد حضرت علیؓ کے کوئی اور نہیں کر سکتا۔
(۶) عباسیہ۔ یہ فرقہ بجز عباس بن عبدالمطلب کے کسی اور کو امام نہیں مانتا۔
(۷) امامیہ۔ اس فرقہ کا اعتقاد ہے کہ وہ بنی ہاشم کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں کیونکہ وہ امام غیبی ہیں۔ اور زمین پر موجود ہیں۔
(۸) ماوسیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ جو شخص اپنی ذات کو دوسرے پر فضیلت دے۔ وہ کافر ہے۔
(۹) متناسخیہ۔ اس فرقہ کا یقین ہے کہ جب جان ایک قالب سے نکل جاوے تو ممکن ہے کہ دوسرے قالب میں گھس جاوے۔
(۱۰) لاغبیہ۔ یہ فرقہ طلحہؓ۔ زبیرؓ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لعنت کرتا ہے۔
(۱۱) راجعیہ۔ اس فرقہ کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک بار پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا میں تشریف لاویں گے۔

(۱۲) مرتضیہ یہ فرقہ کہتا ہے۔ کہ مسلمان بادشاہ کو لڑائی سے جنگ کرنا جائز ہے۔

(۱۳) ارزقیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ چونکہ وحی کا آنا موقوف ہو چکا ہے لہذا خواب میں کوئی نیکی نہیں دیکھ سکتا۔

(۱۴) ریاضیہ۔ اس فرقہ کا یہ اعتقاد ہے کہ نیت کرنا سنت پر چلنا نیک بات کرنا اور نیک کام کرنا ایمان ہے

(۱۵) ثعلبیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ ہمارے کاموں کا انجام کچھ خدا تعالیٰ کی قدرت و خواہش سے نہیں ہوتا بلکہ خدا خواب میں انجام کراتا ہے۔

(۱۶) خازمیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ ایمان کی شناخت فرض نہیں ہے

(۱۷) خلفیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ کفار اگر شمار میں دونے ہیں تو بھی ان سے بھاگنا کفر ہے۔

(۱۸) کوزیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ جب تک خوب مالش نہ کی جاوے بدن پاک و صاف نہیں ہوتا۔

(۱۹) کنزیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

(۲۰) معتزلہ۔ اس فرقہ کا مقولہ ہے کہ شر کا پیدا ہونا تقدیر الٰہی سے نہیں ہے فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ ایمان کو بندہ حاصل کرتا ہے قرآن مخلوق ہے۔ مردوں کو دعا و صدقہ سے کوئی نفع نہیں پہنچتا۔ معراج بیت المقدس سے آگے نہیں تھا۔ کتاب و حساب و میزان کوئی شے نہیں فرشتے مومنوں سے افضل ہیں قیامت کے دن رویت حق نہ ہوگی کرامتِ اولیاء کوئی چیز نہیں اہل جنت کو بھی زندگی اور موت ہے۔ مقتول اپنی موت نہیں مرتا علاماتِ قیامت مثل دجال وغیرہ کے کچھ بھی نہیں ہیں۔

(۲۱) میمونیہ۔ اس فرقہ کا مقولہ ہے کہ ایمان غیب پر لانا باطل ہے

(۲۲) محکمیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ کا مخلوق پر حکم نہیں ہے

(۲۳) سراجیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ گزرے ہوئے لوگوں کا حال کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور اس سے انکار واجب ہے

(۲۴) اخنسیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ کسی عمل کا اجر یا جزا بندہ کو نہیں پہنچتی۔

(۲۵) مضطریہ۔ اس فرقہ کا اعتقاد ہے کہ خیر و شر سب سب خدا کی طرف سے ہے اور بندہ کو اس میں کوئی اختیار نہیں ہے۔

(۲۶) افعالیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ بندہ جو کام کرتا ہے وہ بلا قدرت و اختیار کے کرتا ہے۔

(۲۷) معیبہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ بغیر خدا کے طاقت دیئے ہوئے بندہ کو کسی فعل کے کرنے کی طاقت ہے۔

(۲۸) تارکیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ بعد از ایمان کوئی اور چیز فرض نہیں ہے۔

(۲۹) بحثیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ ہر شخص اپنے نصیب سے کھاتا ہے پس کسی کو کچھ دینا ضروری نہیں۔

(۳۰) متممیہ اس فرقہ کا قول ہے کہ خیر اسی کا نام ہے جس خیر سے کہ نفس کو تسلی ہو جائے۔

(۳۱) گستانیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ کسی عمل کے کرنے سے ثواب و عذاب زیادہ نہیں ہو جاتے۔

(۳۲) حبیبیہ۔ اس فرقہ کا مقولہ ہے دوست کو دوست ہرگز عذاب نہیں پہنچاتا۔

(۳۳) خوفیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ دوست کو دوست کبھی نہیں ڈراتا

(۳۴) فکریہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ معرفت حق میں فکر عبادت سے بہتر ہے

(۳۵) حسبیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ عالم میں قسمت کوئی چیز نہیں

(۳۶) حجتیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ جب کہ سب کام تقدیر خدا سے ہوتے ہیں تو بندہ کو کوئی وجہ ایسی نہیں گرفتار ہو جانے کی نہیں ہے۔

(۳۷) قدریہ۔ اس گروہ کا عام عقیدہ یہ ہے کہ بندہ اپنے فعل کا مختار ہے اور کسی کام کے اتمام میں حق تعالیٰ کی مدد کا محتاج نہیں ہے۔

(۳۸) احدیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ ہم کو فرض سے تو اقرار ہے مگر سنت سے انکار ہے۔

(۳۹) ثنویہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ نیکی یزداں سے ہے اور بدی اہرمن سے

(۴۰) کیسانیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ ہمارے افعال مخلوق ہیں بھی۔ اور نہیں بھی ہیں۔

(۴۱) شیطانیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ شیطان کا کوئی وجود ہی نہیں

(۴۲) شریکیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے۔ کہ ایمان غیر مخلوق ہے کبھی پایا جاتا ہے اور کبھی نہیں۔

(۴۳) وہمیہ۔ اس فرقہ کا اعتقاد ہے کہ ہمارے افعال کی جزا نہیں

(۴۴) ردیدیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ دنیا فانی نہیں ہے۔

(۴۵) ناکثیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے۔ کہ امام پر خروج کرنا جائز ہے

(۴۶) متبریہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے۔ کہ گنہگار کی توبہ قبول ہی نہیں ہوتی۔

(۴۷) قاسطیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ کسب علم و مال و حکمت و ریاضت فرض ہے۔

(۴۸) نظامیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ کو شے کہنا روا نہیں ہے

(۴۹) متولفیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ نہیں معلوم کہ شر مقدر ہے یا نہیں

(۵۰) جہمیہ۔ اس گروہ کا عام خیال یہ ہے کہ ایمان دل سے ہے نہ زبان سے اس گروہ کو عذاب قبر و سوال منکر نکیر حوض کوثر و ملک موت سے انکار ہے اور یہ بھی انکار ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حق کا کلام ہوا اس گروہ میں بعض بعض میں اختلاف بھی ہے۔

(۵۱) معطلیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ اسمار حق تعالیٰ اور اسکی صفات مخلوق ہیں۔

(۵۲) مترابعیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ علم۔ قدرت۔ مشیت مخلوق ہیں۔ اور خلق غیر مخلوق ہے۔

(۵۳) مترائقیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ حق تعالیٰ مکان سے پاک ہے

(۵۴) واردیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ جو شخص دوزخ میں جاویگا وہ پھر نہ لوٹیگا۔ اور مومن دوزخ میں نہ جاویگا۔

(۵۵) حرقیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ اہل دوزخ ایسے جل جاتے ہیں کہ ان کا کوئی نشان دوزخ میں باقی نہیں رہتا

(۵۶) مخلوقیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ قرآن۔ توریت۔ انجیل۔ وزبور مخلوق ہو۔

(۵۷) عبریہ۔ اس فرقہ کا اعتقاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکیم و عاقل تھے نہ کہ رسول۔

(۵۸) فانیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ جنت و دوزخ دونو فنا ہونگے۔

(۵۹) زنادقیہ۔ اس فرقہ کا قول ہے کہ معراج روح کے ساتھ ہوا تھا نہ کہ جسم کے ساتھ اور حق تعالیٰ دنیا میں دیکھا جا سکتا ہے یہ فرقہ عالم کو قدیم کہتا ہے اور قیامت سے انکار کرتا ہے

(۶۰) لفظیہ۔ یہ فرقہ کہتا ہے کہ قرآن قاری کا کلام ہے نہ کہ خدا کا

(۶۱) قبریہ۔ یہ فرقہ عذاب قبر کا منکر ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور ایم قاسم علی نے فاروق منزل سے شائع کیا)